

# دارالافتاء دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال

www.darulloomkabirwala.com | 0300-7895331  
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

31845

فتویٰ نمبر

السلام علیہ

کیا حرام ہے میں مستحباب کرنا اگر مسئلہ کے ساتھ اور کہ میرے والدین کے دوسرے بچے ہیں ایک بیٹا ایک بیٹی، اسکے بیٹے کا میں سال قبل 2017 میں انتقال ہو گیا ہے مرنے کے وقت سے وارثان میں دو بیٹے، دو بیٹیاں، اور ایک بھتیجا ہے، بیٹے کی وفات کے بعد والدین کے اولاد میں صرف ایک بیٹی میں ہی بھرنے، اب یہ حصہ میرا ہے اگر میرے والدین اپنی زندگی میں اسے میرا حصہ تقسیم کرنا چاہیں تو یا میرا حصہ بیچ کر رقم تقسیم کرنا چاہیں تو اس میں سے بیٹے کا حصہ میرا ہے اور مرنے کے وقت سے وارثان کا حصہ میرا ہے ؟

۲۔ یا ایک زندگی کے بعد وارثان کی تقسیم کرنا میرے حصے سے ہوگی ؟

الستغنی

مفتی شفیق

0300 7898 900

الحمد لله رب العالمین

سوال میں بیان کردہ صورت کے مطابق اگر والدین کے بعد کل ترکہ کے بارہ (۱۲) حصے کر کے بیٹی کو چھ، بیٹے کو دو، دو، بیٹی کو ایک ایک حصہ ملے گا، اور اگر والدین زندگی میں دینا چاہیں تو کل ترکہ کے پانچ حصے کر کے بیٹی کو دو، دو، بیٹی کو ایک ایک حصہ دیا جائے۔  
واللہ اعلم بالصواب

فی السراجی میں

ولا یزین مع الصلیبین الا ازیلین یخزئانہن او اسفل منہن علام فی مصعبین والباقی

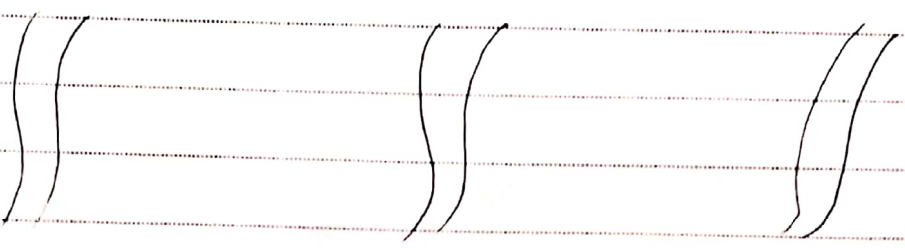
منہم الذکر من کل حظ الا شقیین۔

والصواب

وأما المینات الصلیب فاقوال تلف النصف الواحدة

وفی الهندیخ ۲ د ۱ ص ۱۳۹

ولو وصی رجل شیئاً الا انزل وہ فی الصیحة وازاد تفصیل البعض علی البعض فی ذلک ان وصی



جاری ہے

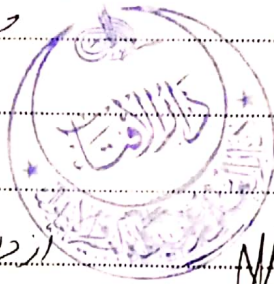
لقد نزلنا في الاصل عن الاميرنا، وروى عن علي بن الحسين بن محمد بن ابي طالب: انك انما انزلنا في التتميم  
من زيارة فضل الله في الدنيا، واما ان كان اسماء بكبره، وروى العلاء بن الربيع بن جعفر بن محمد بن ابي طالب  
من انك انزلنا في فضل الله في الدنيا، واما ان كان اسماء بكبره، وروى العلاء بن الربيع بن جعفر بن محمد بن ابي طالب

والله اعلم بالصواب

كتبه

محمد بن ابي طالب

از دارالافتاء دارالعلوم كمبره



البراب جواب  
محمد بن ابي طالب  
البراب جواب  
محمد بن ابي طالب